کہ ایسی باتیں کرنے والے تو گورستانوں کی زینت بن گئے .... ہا ہا ، یُوں نہیں کہتیں کہ تہذیب نو نے بساط اُلٹ دی ہے ، قبل از اسلام کی تہذیب و تعلیم کہ تمہارے بڑوں کے سبب گورستانوں کی زینت تھی آج تمہارا مقدر ہے اور تمہارے بڑے گورستانوں کی زینت —— ؟ تم مجھے پُوچھتی ہو ، میں کون ہوں —— ؟ میں کیوں کر بتلاؤں کہ جب تم بھُول جانے کی ماہر ؟ کچھُ فائدہ ! مجھے بد عادت ہے ، کیسی ؟ تمہاری بولی میں "دخل در معقولات" کی ایٹی کیٹس کے سخت خلاف ! ہے نا ! بس یونہی چلا آیا —— سوچا شاید پھر پھیرانہ لگے ، کالجوں والوں کے پاس ہمارا کیا کام بی بی —— ؟

؎ افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سُوجھی —— میں کہتی ہوں ...... تم ، یعنی —— ! نہ نہ بی بی ، یہ مصرعہ —— خُدا کی قسم میرا نہیں ، ناراض نہ ہو ، ہاں بس ایک بات —— پر نہیں مجھے چلنا ہی چاہیئے ۔ اچھا ، خدا حافظ ! ارے میاں نام تو بتایا ہوتا ؟ (دُور سے ٹوٹتی آواز) نایاب نہیں کمیاب .... ! عجیب بات ہے "نایاب نہیں کمیاب" ؟ اچھا خیر تقریر خوب تھی اُس کی بالکل میرے مطلب کی ہمیں مطلب سے مطلب ! پر پھر بھی کون تھا وہ —— ؟ جس کی سچی اور کھری باتوں کے نشتر ابھی بھی میرے جسم اور میری رُوح میں پیوست تھے —— آہ ! میں اسے نہ جان سکی ۔ قریب تھا کہ حیرت کی جگہ حسرت لے لیتی کہ معاً عنانِ خیال ، حضرتِ اقبالؒ کی طرف مُڑ گئی ، مگر سطحِ ذہن پر اُبھرنے والے اس شعر نے ڈُوبتی نیا کو کنارا دے دیا ؎

رہے نہ رُوح میں پاکیزگی تو ہے ناپید
ضمیرِ پاک و خیالِ بلند و ذوقِ لطیف

حرفِ آخر

مَنْ ارْتَدَّ فَاقْتُلُوْهُ

جو مُرتد ہو جائے اُسے قتل کر دو !

ارشادِ رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم

مُطالبہ

مُرتد کی شرعی سزا نافذ کرو (تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت پاکستان)